بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہِ محرم الحرام کے فضائل و مسائل

مرتب: مفتی خالد محمود طاہر
نگران شعبۂ تعلیم جامعہ عائشۃ الرسول و اُستاذ جامعہ محمودیہ
سیٹلائٹ ٹاؤن، سمندری روڈ، فیصل آباد
E-Mail : khalidmehmood1432@gmail.com
www.jamiamahmoodia.blogspot.com

ماہِ محرم الحرام میں

کرنے والے کام	نہ کرنے والے کام
یومِ عاشوراء کا روزہ رکھنا	نحوست اور غم کا مہینہ سمجھنا
گھر والوں پر خرچ میں وسعت رکھنا	سوگ و تعزیہ اور ماتم و نوحہ کرنا
نفلی عبادات کثرت سے کرنا	کالا لباس پہننا اور کالا جھنڈا لگانا
گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنا	شربت وغیرہ کی سبیلیں لگانا
اتباعِ سنت کا عزم کرنا	کھانے پکانے کا اہتمام کرنا
	دیگر من گھڑت رسموں کی اَدائیگی

محرم الحرام، صفر، ربیع الاوّل، ربیع الثانی، جمادی الاولیٰ، جمادی الثانیہ، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذُوالقعدہ، ذُوالحجہ یہ بارہ مہینوں کے نام ہیں اور اسلام سے پہلے یعنی نبی کریم ﷺ کی ہجرت بلکہ آپ کی بعثت بلکہ آپ کی ولادت طیبہ سے بھی پہلے بارہ قمری مہینوں کے یہی نام مستعمل تھے، اسلام کے بعد ان میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

اسلامی کیلنڈر کی ابتداء

البتہ دورِ جاہلیت میں کوئی باقاعدہ کیلنڈر نہیں تھا بلکہ نمبر وار گنتی کے بجائے جس سال میں جو اہم ترین واقعہ پیش آتا اس سال کو اُسی واقعہ کی طرف منسوب کرایا جاتا، مثلاً عام الفیل، عام المولد، عام المبعث، عام الہجرۃ، عام بدر، عام اُحد

وغیرہ کے نام سے سال کو یاد رکھا جاتا تھا۔

سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امورِ سلطنت وغیرہ کو منظم کرنے کیلئے دارُالحکومت مدینہ منورہ میں اجتماع منعقد کیا جس میں بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمع ہوئے اور اسلامی کیلنڈر کی ابتداء کے بارے میں مشورہ کیا، بعض حضرات کی رائے تھی کہ ولادت نبوی سے اسلامی تاریخ کی ابتداء کی جائے، بعض کی رائے بعثت نبوی سے شروع کرنے کی تھی یعنی وہ سال جس میں وحی کا آغاز ہوا اور آپ کو باقاعدہ بطور نبی مبعوث کیا گیا، بعض حضرات نے یومِ وفات سے کیلنڈر شروع کرنے کی رائے بھی دی، لیکن سیّدنا علی مرتضیٰ اور سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رائے یہ ہوئی کہ ہجرت کے سال سے کیلنڈر کی ابتداء کی جائے پھر اسی پر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اتفاق ہوا۔ ہجرت اگرچہ ماہِ ربیع الاوّل میں ہوئی تھی، لیکن سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تجویز دی کہ اسلامی سال کی ابتداء محرم ہی سے ہونی چاہیے کیونکہ ذی الحجہ کے آخر میں حج سے واپس آکر لوگ محرم الحرام سے اپنی (ایک نئی دینی) زندگی کا آغاز کرتے ہیں۔ اس طرح ماہِ محرم الحرام سے اسلامی سال کی ابتداء قرار پائی اور ہجرت کے سال سے (یعنی جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی اس سال سے) اسلامی کیلنڈر کی ابتداء قرار پائی۔ اور یہ سب کچھ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اتفاق سے طے پایا۔

اسلامی سال محرم سے کیوں؟ اس لیے کہ ذی الحجہ کے آخر میں حج سے واپس آکر لوگ محرم الحرام سے اپنی (ایک نئی دینی) زندگی کا آغاز کرتے ہیں

دس محرم کے روزہ کی فضیلت

★......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں قبیلہ قریش کے لوگ دس محرم (یومِ عاشوراء) کے دِن روزہ رکھا کرتے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی (بعثت سے قبل) دورِ جاہلیت میں یہ روزہ رکھتے تھے، پھر جب آپ مدینہ تشریف لائے تو (بھی) آپ نے خود یہ روزہ رکھا (بلکہ) اس روزہ رکھنے کا (لوگوں کو) حکم دیا۔ لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو عاشوراء کے روزہ کی فرضیت منسوخ ہوگئی، تو جو چاہے یہ روزہ رکھ لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ (صحیح بخاری)

★......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اگلا سال آئے گا تو ان شاء اللہ ہم نویں تاریخ کو بھی روزہ رکھیں گے''، اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں اگلے سال زندہ رہا تو میں نویں کا روزہ (بھی) رکھوں گا''۔ (صحیح مسلم)

ف: علامہ شبیر احمد عثمانی قدس سرہٗ نے فتح الملہم میں اور حضرت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتح الباری میں صراحت کی ہے کہ دس محرم کے روزہ کی تین صورتیں ہیں اور تینوں جائز ہیں:

یوم عاشوراء کا روزہ
ایک سال پہلے کے گناہوں کا کفارہ

1. ادنیٰ درجہ یہ کہ صرف دس محرم کا روزہ رکھا جائے۔
2. اس سے اعلیٰ کہ اس کے ساتھ نویں کا روزہ بھی ملالیا جائے۔
3. اس سے بھی اعلیٰ کہ نو، دس اور گیارہ کے تین روزے رکھے جائیں تاکہ ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کا ثواب بھی حاصل ہوجائے۔ (فتح الباری: ۴/۲۴۶، فتح الملہم: ۵/۲۵۷)

اسلام میں ماتم کرنا جائز نہیں۔

دس محرم کو رزق کی وسعت کے لیے ایک عمل:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس نے دس محرم کو اپنے اہل و عیال کے خرچے میں وسعت رکھی تو اللہ تعالیٰ سارا سال اس کیلئے وسعت رکھے گا''۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ: ۴/ ۲۱۷)

ف: واضح رہے کہ مرد کیلئے ویسے بھی یہ بات مستحبات اور مکارم اخلاق میں سے ہے کہ وہ اپنے گھر والوں پر خرچ میں تنگی نہ کرے بلکہ حسبِ استطاعت اپنے گھر والوں پر خرچ میں وسعت رکھے۔ لیکن دس محرم کے اس دِن کے خرچ کی یہ خاص تاثیر بھی ہے۔

کیا محرم غم اور نحوست کا مہینہ ہے؟

ماہِ محرم میں قبروں کو لیپنے کو ضروری اور سنت سمجھنا غلط ہے۔

بعض ناواقف لوگ ایسے بھی ہیں جو محرم کے مہینے کو رَنج و غم کا مہینہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس مہینہ میں کربلا کا سانحہ پیش آیا تھا جس میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسری عظیم ہستیوں کو بے دردی کے ساتھ شہید کردیا گیا تھا، لہٰذا یہ مہینہ غم اور نحوست کا مہینہ ہے۔ اور اسی وجہ سے یہ لوگ اس مہینے میں خوشی کے کام (شادی بیاہ وغیرہ) انجام دینے سے پرہیز کرتے ہیں اور بعض لوگ خوشی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہوئے مختلف قسم کے سوگ کرتے ہیں (مثلاً کالا لباس پہننا، عورتوں کا زیب و زینت اور بناؤ سنگھار چھوڑ دینا، میاں بیوی کے خصوصی تعلقات سے رُکے رہنا، مرثیے پڑھنا، نوحہ، ماتم کرنا وغیرہ)۔

اس سلسلہ میں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ یہ مہینہ غمی کا مہینہ ہے۔

تعزیہ، ماتم و نوحہ کی مجلس منعقد کرنا گناہ ہے ایسے ہی ان میں شرکت کرنا اور ان کو دیکھنا بھی گناہ ہے۔

محرم اور سیاہ لباس:

غم کو ظاہر کرنے اور سوگ کے لئے کوئی خاص ہیئت بنانا، خاص کر سیاہ لباس پہننا گناہ ہے۔ لہٰذا بطورِ سوگ آج کل محرم کے دِنوں میں جو کالا لباس پہنا جاتا ہے یہ گناہ ہے، اور بعض نادان کالا لباس پہننے کی منت بھی مانتے ہیں یہ اور بھی بڑا گناہ ہے اور ایسی منت کا پورا کرنا ضروری نہیں بلکہ گناہ ہے اگر کوئی سوگ کے طور پر بھی کالا لباس نہ پہنے تب بھی آج کل خاص طور پر محرم کے دِنوں میں کالا لباس پہننا شیعوں کے ساتھ مشابہت سے خالی نہیں۔

اسی طرح دُکانوں، مکانوں وغیرہ پر سیاہ جھنڈے لگانا بھی شیعوں اور غم کی پہچان و نشانی سمجھی جاتی ہے۔ لہٰذا کسی کی نیت سوگ کرنے کی نہ بھی ہو تب بھی سیاہ جھنڈا نہ لگایا جائے اور خاص طور پر محرم کے دِنوں میں کالا لباس نہ پہنا جائے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کی سبیل اور کھانا:

آج کل دیکھا دیکھی محرم کے دِنوں میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کی سبیلیں لگانے اور کھانے پکا کر دوسروں کو کھلانے کی بڑی پابندی کرتے ہیں، اس پر خوب محنت اور پیسہ خرچ کرتے ہیں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کی نذر و نیاز کے عنوان سے اس کیلئے چندے جمع کیے جاتے ہیں اور اس کو کارِ ثواب خیال کرتے ہیں۔ جبکہ اس میں کئی خرابیاں اور گناہ پائے جاتے ہیں لہٰذا یہ مروّجہ طریقہ اور رسم غلط ہے۔

ماہِ محرم میں ہر قسم کے گناہوں سے بچنے اور حسبِ حیثیت نفلی روزوں اور توبہ و استغفار کا اہتمام کرنا چاہیے، اور ہر طرح کے من گھڑت کاموں سے خود کو بچانا چاہیے۔

ماتم اور نوحہ:

شریعتِ مطہرہ میں مصیبت اور غم کے موقع پر آنسو بہہ جانے اور اعتدال کے اندر رونے میں کوئی حرج نہیں لیکن بے صبری کا مظاہرہ کرنا، غم کو لے کر ہی بیٹھ جانا یا مخصوص ایام میں ہی غم کا اظہار کرنا، اور نوحہ کرنا، یعنی بیان کر کے رونا جیسا کہ محرم کے ماتم اور مرثیوں میں ہوتا ہے سخت گناہ کا باعث ہے، ایسے ہی ان میں شرکت کرنا اور ان کو دیکھنا بھی گناہ ہے۔

خلاصۂ کلام:

شہادتِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصے سنا کر سوگ منانا گناہ کا کام ہے۔

اسلامی تعلیمات کا تقاضا تو یہ تھا کہ اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ عبادت و اطاعت میں مشغول ہو کر اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ قرب حاصل کیا جاتا۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ جب نیا اسلامی سال شروع ہوتا ہے تو بہت سے لوگوں کی طرف سے اس کی ابتداء اللہ جل شانہٗ کے حکموں کو پورا کرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر چلنے کے بجائے اللہ کے حکموں کو توڑنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کی خلاف ورزی سے کی جاتی ہے۔ ہر طرف شرک و بدعت اور من گھڑت کاموں کا دَور شروع ہو جاتا ہے خاص طور پر محرم کی دسویں تاریخ میں خود تراشیدہ رُسومات و بدعات کر کے ثواب حاصل کرنے کے بجائے، بہت سے لوگ اُلٹا گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں (جن میں سے بعض کا ذکر ہو چکا) اور اس مہینے میں گناہ کر کے سخت عذاب کے مستحق ہوتے ہیں جو کہ اپنے اُوپر بہت بڑا ظلم ہے۔

ماٰخذ: ☆ ماہنامہ البلاغ، جامعہ دارُ العلوم کراچی...... ☆ ماہِ محرم کے فضائل و احکام، مفتی محمد رضوان صاحب